احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 8 مارچ 2003ء 4 محرم 1424 ہجری 8 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 53

یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو اس کے محبوب سے محبت ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نے عظیم ترین قربانیاں پیش کیں

صحابہ کرام کو حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ سے غیر معمولی عشق تھا

اہل بیت رسول کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات

یہ مہینہ محرم الحرام ہے جس کی بہت سی فضیلتوں کا احادیث میں اور اسلامی لٹریچر میں ذکر ملتا ہے لیکن اس موقعہ پر آج کے خطبہ میں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت' آپؐ کی آل سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ رشتہ ہے جس رشتے سے ہمارا خدا سے رشتہ بنتا ہے۔ پس آپؐ کی اولاد سے اس تعلق کا قائم نہ رہنا یا اولاد سے کسی قسم کا بغض ان دونوں رشتوں کو کاٹ دیتا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد وہ اولاد نہیں تھی جس نے اپنا روحانی تعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم نہ رکھا بلکہ وہ اولاد تھی جس نے اس تعلق کے تقاضوں میں اپنی جانیں دے دیں اور عظیم ترین قربانیاں پیش کیں پس اس پہلو سے وہ جس کے دل میں اہل بیت کا بغض ہے۔ حقیقت میں اس کے دل میں محمد رسول اللہؐ کا بغض ہے اور اسلام کا بغض ہے۔ اور اس کی کوئی نیکی حقیقی نیکی نہیں کہلا سکتی۔ یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو۔ اس کے محبوب سے محبت ہو۔ جس سے محبت ہو اس سے جو محبت کرتے ہیں ان سے بھی تعلق قائم ہو۔ اور یہ دونوں باتیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری اور مقدس بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو نصیب تھیں۔ ان سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے اور پھر یہ خونی تعلق بھی تھا۔ اس لئے کسی مسلمان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے دوری تو درکنار اس کے وہم میں بھی یہ بات داخل ہو کہ میرا ان سے کسی قسم کا تعلق ٹوٹ سکتا ہے۔ (۔)

تمام صحابہؓ جب حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو دیکھتے تھے تو ان کی نظریں عشق اور فدائیت سے ان پر پڑتی تھیں ان کے ذکر دیکھو کیسے کیسے پیار سے حدیثوں میں محفوظ کئے گئے ہیں کس طرح صحابہؓ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سوار دیکھتے تھے نماز میں' جب سجدوں میں جاتے تھے تو کس طرح پیار سے ان کو اتار دیا کرتے تھے کس طرح ساتھ کھیلتے اور حرکت کرتے اور لاڈ پیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور یوں لگتا تھا کہ تمام صحابہؓ کی آنکھوں میں دل پگھل پگھل کر آ رہے ہیں وہ طرز بیان بتاتی ہیں کہ غیر معمولی عشق تھا۔

(الفضل 17 اپریل 2000ء)

خاک جھاڑی

ابوالمہزم بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں شریک تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ آئے اور حضرت حسینؓ کے قدموں سے مٹی جھاڑی۔

(سیر اعلام النبلاء جلد 3 ص 287 محمد بن احمد ذہبی موسسۃ الرسالہ بیروت-1413ھ- طبع نہم)

محرم میں کثرت سے درود شریف پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں سفر میں حضر میں جب توفیق ملے' جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے' یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھیجا کریں۔ (الفضل 29 جون 99ء)

واقفین نو کیلئے اعلان

اس سال میٹرک کا امتحان دینے والے ایسے واقفین نو طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ داخلہ کے انٹرویو سے پہلے ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ درخواست میں نام' ولدیت' تاریخ پیدائش' مکمل پتہ اور حوالہ وقف نو درج کریں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ (حاصل کردہ نمبر/گریڈ) کی اطلاع دیں۔ داخلہ کے انٹرویو کیلئے معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں' روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبیؐ' سیرت حضرت مسیح موعودؑ مختصر تاریخ احمدیت' کامیابی کی راہیں' دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں اور خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1974ء (4)

3 اگست بیت ناصر لباسا فجی کا افتتاح ہوا۔

4 اگست سانگلہ ہل میں ایک حجام کا احمدیوں کی حجامتیں بنانے کے جرم میں منہ کالا کیا گیا۔

6 اگست بہاولنگر میں احمدیوں کی تین دکانیں جلا دی گئیں۔

9 اگست گوجرانوالہ میں احمدیوں کو بیت الذکر میں جانے کی اجازت نہ دی گئی 14 احمدیوں کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔

13 اگست داتہ ضلع ہزارہ میں احمدیہ بیت الذکر مسمار کر دی گئی۔

18,17 اگست کشمیر بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

18 اگست کیمبل پور میں احمدی عورت کی تدفین نہ ہونے دی گئی۔ احمدیوں کی قبریں اکھیڑ دی گئیں۔ بڑالی آزاد کشمیر میں ایک احمدی محمد اکبر کو تین دن تک جنگل میں باندھے رکھا۔

18 اگست حضرت حکیم سید عبدالہادی صاحب بہاری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

23 تا 25 اگست جماعت تنزانیہ کا 7واں جلسہ سالانہ۔ حضور نے پیغام بھیجا۔

24 اگست کوٹ مومن سرگودھا میں احمدیہ بیت الذکر پر سنگباری کی گئی اور سخت نقصان پہنچایا گیا۔ ملتان میں احمدی طلباء کو مارا پیٹا گیا۔

26 اگست جمہوریہ داھومی (بینن) کے دارالحکومت پورٹونووو میں پہلی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

27 اگست گرمولہ ورکاں گوجرانوالہ میں ایک احمدی خادم کو 17 دن تک اغوا کئے رکھا تشدد کے باعث اس کا دماغی توازن بگڑ گیا۔

31 اگست / یکم ستمبر جماعت امریکہ کا 27واں سالانہ جلسہ۔ 4 افراد کا قبول حق۔

2 ستمبر پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب کو حیدر آباد میں شہید کر دیا گیا۔

3 ستمبر چک 32 جنوبی سرگودھا میں احمدی گھرانوں پر پتھراؤ کیا گیا۔

6 ستمبر سیرالیون کے قصبہ مسنگی میں بیت الذکر اور سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس وقت تک ملک میں جماعت کی طرف سے 22 پرائمری، 6 سیکنڈری سکول اور 4 ہسپتال کھولے جا چکے تھے۔

7 ستمبر پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ آئین اور قانون کی اغراض کے لئے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ (19 شعبان 1394ھ)

7 ستمبر لائل پور میں پانچ احمدی طلبہ کو یونیورسٹی سے باہر نکال دیا گیا اور ان کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے جلوس نکالا گیا۔

10 ستمبر گوجرہ میں احمدیہ بیت الذکر کو پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

10 ستمبر سیرالیون میں پہلے احمدیہ گرلز سیکنڈری سکول کا اجراء۔

26 ستمبر موسیٰ والا سیالکوٹ میں چوہدری عبدالرحیم صاحب اور چوہدری محمد صدیق صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

29 ستمبر مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب کو سرگودھا میں شہید کر دیا گیا۔

الفضل کے روزانہ اجراء پر حضرت مصلح موعود کا پیغام

اللہ تعالیٰ اس کو جماعت کے لئے نفع مند اور احمدیت کے لئے موجب ترقی کرے

روزنامہ الفضل 8 مارچ 1935ء کو روزنامہ کے طور پر شائع ہونا شروع ہوا اس موقع پر حضرت مصلح موعود نے ذیل کا مضمون رقم فرمایا جو 8 مارچ 1935ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ اس کا متن پیش خدمت ہے۔

''الفضل'' جسے میں نے اپنی بیوی کے زیورات فروخت کر کے۔ حضرت (اماں جان) نے اپنی زمین فروخت کر کے اور برادرم مکرم نواب محمد علی خان صاحب حفظہ اللہ نے بھی کچھ نقد دے کر اور کچھ زمین فروخت کر کے ہفتہ وار جاری کیا تھا۔ ہفتہ وار سے سہ روزہ ہوا۔ سہ روزہ سے دو روزہ ہوا۔ اور اب روزانہ شائع ہوتا ہے۔ لکڑیوں اور لوہے کی کشتیوں اور جہازوں کے چلنے پر جب ہمارے رب نے ہمیں سکھایا ہے۔ کہ ہم کہیں کہ بسم اللہ مجرھا و مرسٰھا۔ تو اس کاغذی ناؤ کے لئے اور وہ بھی اس تلاطم کے وقت میں کیوں اس دعا کی ضرورت نہیں؟ اسی لئے میں نے عنوان پر اس دعا کو درج کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کشتی کا مددگار ہو۔ اور اسے والفلک کا مصداق بنائے۔ اور اس کو جماعت کے لئے نفع مند اور (احمدیت) کے لئے موجب ترقی کرے۔ اللھم آمین

میں دوستوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ کوشش کریں گے۔ کہ ''الفضل'' کی خریداری ترقی کرے۔ یہاں تک کہ روزانہ کے بعد پھر دو روزہ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اور اب جو روزانہ ہوا ہے۔ تو روزانہ ہی رہے۔ کیونکہ ہماری ضرورتیں اب ایک روزانہ اخبار کی بہ شدت داعی ہیں۔ علاوہ اس کی باقاعدہ اشاعت بڑھانے کے دوستوں کو تمام بڑے شہروں میں اس کی ایجنسیاں کھولنے کی بھی ضرورت ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بیکار نوجوان کام کریں ایک یہ کام ان کے لئے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو یہ ان کے مال کی زیادتی۔ اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں۔ اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں۔ اللھم آمین

روزانہ اخبار کے لئے مضامین کی بھی ضرورت زیادہ ہوگی دوستوں کو اپنے اپنے حلقہ کی خبروں سے بھی عملاً اخبار کو اطلاع دیتے رہنا چاہئے اور مضامین بھی لکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ادارہ اخبار کے ساتھ بھی۔ اور ہمارے ہر کام کو بابرکت کرے۔ مستقل کرے۔ اور باثمر بنائے۔ اللھم آمین

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(6/ مارچ 1935ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ان میں اندھی تقلید کی نسبت منطقی تحقیق کا مادہ زیادہ تھا

سید حضرت اللہ پاشا صاحب - میرے والد

وہ حصول مراد اور رہنمائی دونوں کے لئے دعا کو یقینی ذریعہ مانتے تھے

سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

سید حضرت اللہ پاشا صاحب ''میرے والد'' سے میری آخری ملاقات 23 فروری 2001ء کو ہوئی جبکہ میں مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا- اس ملاقات سے قبل کئی مرتبہ والد صاحب مجھ سے یہ ذکر کر چکے تھے کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہے- اور یہ ذکر انہوں نے ہمیشہ بڑے اطمینان اور قرار کے ساتھ کیا- ایک سے زائد بار انہوں نے مجھ سے کہا کہ ''بس اب دو سال کی بات ہے-'' والد صاحب نے اپنی ایک رویا کے حوالہ سے جس میں انہیں آسمان پر چار چاند دکھائے گئے تھے اور تفہیم دی گئی تھی کہ یہ نظارہ ان کی عمر کے حوالہ سے ہے' مجھ سے کہا کہ ''میری وفات خلافت رابعہ میں ہوگی'' - ان کی یہ تعبیر سچی ثابت ہوئی - انہوں نے چار خلفاء کی روشنی دیکھی - حضرت خلیفہ اول کا زمانہ اگرچہ نہیں پایا لیکن آپ کی روشنی سے استفادہ ضرور کیا- یہ خواب ایک اور پہلو سے اس طرح بھی پوری ہوئی کہ اپنی آخری علالت کے دوران انہوں نے بیداری میں ایک نظارہ دیکھا اور میری والدہ صاحبہ سے کہا کہ ''مجھے چاروں خلفاء نے آ کر بشارت دی ہے''-

2001ء کی بات ہے- مجھے ایک روز خیال آیا کہ والد صاحب کے حالات زندگی ان کے اپنے الفاظ میں قلم بند کرلوں- اپنی دلچسپی کی وجہ سے یہ واقعات اس سے قبل بھی میں نے ان سے سنے ہوئے تھے لیکن اس مرتبہ میری خواہش پر وہ بیان کرتے گئے اور میں لکھتا گیا- چنانچہ یہ مضمون کسی قدر والد صاحب کے اپنے بیان کردہ حالات و واقعات پر اور کسی حد تک میرے ذاتی مشاہدات اور تاثرات پر مبنی ہے-

سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی ولادت 1923ء میں ہوئی - آپ نے ہندوستان کے شہر بیجاپور کے ایک معروف اور متدین سنی گھرانہ میں جنم لیا- آپ نسب کے اعتبار سے حسینی سید تھے- اور آپ کے والد کا نام سید صاحب حسینی اور والدہ کا نام حافظ بی بی تھا- ''پاشا'' آپ کے اجداد کو لقب کے طور پر دیا گیا تھا جو بعد از اں نام کا حصہ بن گیا- ہندوستان میں آپ کے جد اعلیٰ سید محمد مہابری تھے جو ایران کے ایک شہر مہابر سے ہجرت کر کے ہندوستان آ کر آباد ہوئے-

ایک ایسے ماحول میں آنکھ کھولنے کے باوجود جو بنیادی طور پر مذہبی تھا' والد صاحب کی طبیعت میں بچپن ہی سے اندھی تقلید کی نسبت منطقی تحقیق کا مادہ غالب تھا- والد صاحب کے اس استدلالی مزاج کے سبب میرے دادا کو یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ یہ بے دین نہ ہو جائیں- اور اس اندیشہ کا اظہار وہ ان سے کیا کرتے تھے- حتیٰ کہ جب میرے والد احمدی ہو گئے تو میرے دادا نے ان سے پوچھا کہ ''آخر کیا وجہ ہے کہ دین کے معاملات میں منطقی فکر رکھنے والے یا تو احمدی ہو جاتے ہیں اور یا پھر دہریہ؟'' میرے دادا کے اس سوال میں غالباً یہ اشارہ مضمر تھا کہ احمدیت اور دہریت میں کوئی قدر مشترک ہے- یہ اور بات ہے کہ بعد میں ہمارے دادا کے خیالات بہت بدلے اور وہ حضرت مسیح موعود کے مداح ہو گئے- بہر حال ان کے اس وقت کے استفسار پر والد صاحب نے جواب دیا کہ 'جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان نصیب ہو جائے وہ تو احمدی ہو جاتے ہیں- اور جنہیں نصیب نہ ہو سکے وہ اس وجہ سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ وہ مروجہ عقائد کو خلاف عقل پاتے ہیں-''

اللہ تعالیٰ کا والد صاحب پر یہ احسان عظیم تھا کہ منطقی سوچ کے ساتھ ساتھ انہیں ابتداء سے ذوق دعا بھی عطا فرمایا- انہوں نے جوانی بلکہ بچپن سے دعا کو حصول مراد کے علاوہ حصول رہنمائی کے لئے بھی ایک مجرب نسخہ پایا- والد صاحب نے اپنی طالب علمی کے دور کا ایک دلچسپ واقعہ مجھے سنایا- ایک روز ہاکی کھیل کر گھر پہنچے تو ٹانگیں سخت درد کر رہی تھیں- کہتے ہیں کہ ''میں لیٹ گیا اور دعا کی کہ خدایا میرے پاس تو کوئی خادم نہیں- تیرے پاس بے شمار فرشتے خدمتگار ہیں- انہی میں سے کسی کو بھیج دے جو میرے پاؤں دبا دے-'' اسی دعا کی کیفیت میں انہوں نے دیکھا کہ ایک قوی الھیکل شخص دائیں طرف اور ایک بائیں طرف موجود ہے- جو ان کی ٹانگیں دبا رہے ہیں- اور چند لمحوں میں وہ درد غائب ہو گیا- والد صاحب نے جب یہ واقعہ سنایا تو مجھے خیال آیا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو اس کشفی نظارہ کے بغیر بھی انہیں شفا دے سکتا تھا لیکن اس نے اپنے بندے سے اس کے ظن کے مطابق سلوک فرمایا-

حصول مراد کے علاوہ حصول رہنمائی کے لئے بھی وہ دعا کو ایک یقینی ذریعہ مانتے تھے- اور دعا کے ذریعہ حاصل شدہ رہنمائی پر عمل بھی کرتے- 1949ء میں والد صاحب ایگریکلچر کالج سندھ میں بطور لیکچرار معاشیات کام کر رہے تھے- اس وقت ان کی تنخواہ 120 روپے ماہوار تھی- انہی دنوں میں ایک معروف تاجر نے اپنی کمپنی میں والد صاحب کو چار ہزار روپے ماہوار تنخواہ پر ملازمت پیش کی- تب ایک رویا کے ذریعہ والد صاحب کو یہ انذار ہوا کہ یہ لوگ ٹھیک نہیں- چنانچہ والد صاحب نے وہ پیشکش مسترد کر دی- ایک شخص جسے اپنی موجودہ آمد سے قریباً تیس گنا زیادہ تنخواہ کی پیشکش ہو وہ فقط ایک منذر خواب کی بنا پر ایسے بظاہر سنہری موقع کو اسی صورت میں رد کر سکتا ہے جبکہ اسے ربانی ہدایت کے جاری نظام پر پختہ یقین ہو- قیام پاکستان سے قبل والد صاحب مسلم لیگ کے سرگرم کارکن بھی رہے اور بمبئی میں بیجاپور کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کیا- طلباء کے نمائندہ کی حیثیت سے قائداعظم سے ملاقات کا موقع بھی ملا-

احمدیت سے تعارف سے معاً قبل والد صاحب نے ایک رات خواب میں (سب سے بڑے بزرگ) کو دیکھا کہ وضو فرما رہے ہیں- نبی کی ذات چونکہ آئینہ کامل ہوتی ہے' اس لئے دراصل اس وجود کے آئینہ میں والد صاحب کو اس نظام تطہیر کی بشارت دی گئی جس میں انہوں نے داخل ہونا تھا یعنی سلسلہ احمدیہ-

1948ء میں والد صاحب پاکستان آئے- پاکستان آنے سے قبل اگرچہ والد صاحب کو سلسلہ احمدیہ سے تعارف حاصل ہو چکا تھا لیکن پہلی مرتبہ کسی مربی سلسلہ سے ملاقات 1948ء میں کراچی میں ہوئی- اس ملاقات میں انہیں مربی صاحب سے ثناء اللہ امرتسری والے مباہلہ کے موضوع پر بحث کا موقع ملا اور مربی صاحب نے والد صاحب کو بالکل لاجواب کر دیا-

امریکہ میں قبول احمدیت

1951ء میں والد صاحب اعلیٰ تعلیم کی غرض سے امریکہ چلے گئے- اسی سال واشنگٹن ڈی سی میں پاکستانی سفارت خانہ کی سیڑھیوں پر والد صاحب کی ملاقات مربی سلسلہ محترم خلیل احمد ناصر صاحب سے ہوئی- احمدیہ مشن سے رابطہ رہنے لگا- اور جماعت کی کتب کا مطالعہ بھی ساتھ ساتھ ہوتا گیا- اس عرصہ میں ایسے متعدد مواقع پیدا ہوئے کہ جہاں دین حق پر کئے جانے والے حملوں کے جواب کی ضرورت پیدا ہوئی - دین کے لئے غیرت اور جوش کے سبب خاموش رہنا ان کے لئے ناممکن تھا- جہاں انہوں نے اپنی عقل سے دفاع کیا وہاں بھی بالآخر اپنے استدلال کی توفیق حضرت مسیح موعود کی تحریر سے پائی- بعض اور مراحل پر احمدیہ لٹریچر کو Consult کر کے جواب دینے کی صورت پیدا ہوئی- صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر الٰہی تھی کہ وہ ایسی منازل سے بار بار ہمکنار ہوں- ہر منزل پر پہنچ کر والد صاحب کو یہ احساس ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا سہارا لئے بغیر بات بنتی نہیں- مثال کے طور پر دو واقعات پیش کرتا ہوں- ایک مذاکرہ میں ایک بہائی خاتون نے امت کی زبوں حالی اور عقائد میں بگاڑ کو بنیاد بناتے ہوئے ایک نئی شریعت کا جواز پیش کیا- والد صاحب نے اس خاتون کو جواب دیا کہ آپ کی دلیل سے جدید دین کی ضرورت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دین کی تجدید کی ضرورت ثابت ہوتی ہے- اس وقت والد صاحب ابھی احمدی نہیں تھے-

دوسرا واقعہ جو والد صاحب کی زندگی میں ایک بہت اہم سنگ میل ثابت ہوا وہ یہ تھا کہ کلیسا کی ایک شاخ Presbyterian Church کے ایک پادری صاحب کے ساتھ والد صاحب کا مناظرہ ہوا- موضوع تھا ''دین حق بمقابلہ عیسائیت''- اس مناظرہ میں والد صاحب نے شروع سے آخر تک حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ دلائل پیش کئے- یہ مناظرہ 1953ء میں امریکہ کی ریاست Texas کے شہر Austin کے YMCA ہال میں منعقد ہوا- پادری صاحب ان دلائل کے مقابلہ پر ٹھہر نہ سکے اور والد صاحب فاتح قرار پائے- اس واقعہ کے بعد والد صاحب کی سوچ پر یہ سوال محیط ہو گیا کہ جب دین کا دفاع حضرت مرزا صاحب کے بغیر ممکن نہیں تو آپ کے دعاوی کیسے غلط ہو سکتے ہیں- اس سوال نے والد صاحب کو بے چین رکھا حتیٰ کہ ایک روز ان کی نظر سے حضرت مسیح موعود کا وہ اشتہار گزرا جس میں حضور فرماتے ہیں کہ جسے آپ کی سچائی پر شک ہو وہ خالی الذہن ہو کر باقاعدہ 14 روز تک استخارہ کرے- چنانچہ والد صاحب نے اس اشتہار کے مطابق استخارہ شروع کیا- استخارہ کی پہلی یا دوسری رات والد صاحب کو یہ غیبی آواز آئی ''(-) قوم میں محمود نام کا' اس شان کا نہیں ہو گزرا''- یہ زمانہ سیدنا محمود المصلح الموعود کی خلافت کا تھا- اور یہ غیبی آواز صریحاً اس وقت کے خلیفہ کی شان کی طرف نشاندہی کر رہی تھی- اسی تسلسل میں پھر ایک رات یہ غیبی آواز آئی ''ہم نے اس کو اس لئے (ماموریت) بخشی کہ وہ فنافی الرسول تھا''- ان الفاظ نے والد صاحب کے تمام شبہات دور کر دیئے- اس آواز نے مہدویت کی حقیقت انہیں سمجھا دی- اس مختصر لیکن پُرشوکت فقرے نے ان پر یہ حقیقت بھی خوب کھول دی کہ ماموریت بخشا یا نہ بخشا اللہ کا کام ہے کسی اور کا نہیں- اور وہی جانتا ہے کہ کون اس کے لائق ہے اور کیوں ستمبر 1953ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ کر والد صاحب جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے- الحمد للہ اس وقت آپ کی عمر تیس برس تھی-

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ والد صاحب نے ایسی طبیعت پائی کہ جو عدم معقولیت سے صلح نہ کرتی - یہ بھی خدا کا فضل ہی تھا کہ اس طبیعت کے ساتھ دین کے لئے شدید غیرت تھی - اور یہ بھی خدا کا فضل ہی تھا کہ انہیں ایک زندہ ضمیر بخشا گیا-

دعوت الی اللہ

والد صاحب ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے- دعوت حق کے لئے ہر حال میں مستعد رہتے تھے حتیٰ کہ اپنے مرض الموت کے دوران بھی غیر از جماعت عیادت مندوں کو حضرت مسیح موعود کی صداقت سمجھاتے رہے- ان کا ایک معالج ڈاکٹر خاص طور پر حضرت مسیح

موعود کے اشعار سن کر بے حد متاثر ہوا- میں نے صد ہا بار دیکھا ہے کہ گھر آنے والے غیر احمدی احباب کو والد صاحب نے بہت دلنشیں انداز میں پیغام پہنچایا- اگر بحث ہوئی بھی تو مہمان کا دل توڑے بغیر اس کی دلیل کو توڑا- احمدی ہوتے ہی مرحوم نے سب سے پہلے اپنے والد' بھائی بہنوں اور دیگر اقارب کو دعوتی خط لکھے- ابتداءً بہت شدید ردعمل تھا- لیکن رشتہ داروں کی طرف سے قطع رحمی کی ہر کوشش کا جواب والد صاحب نے صلہ رحمی سے دیا- میرے ددھیالی عزیزوں کے سلوک اور میرے والد کے رویہ کا رشتہ آگ اور پانی کا رہا- بیعت سے وفات تک قریباً نصف صدی کا طویل عرصہ بھی والد صاحب کے حوصلے اور تحمل کو تھکا نہ سکا-

اختلاف اگرچہ قائم رہا لیکن مخالفت دھیرے دھیرے مدھم پڑتی گئی-

والد صاحب نے ایک مرتبہ میرے دادا سید صاحب حسینی صاحب کو حضرت مسیح موعود کی تصنیف ''کشتی نوح'' پڑھنے کو دی- ایک خاص عبارت کو پڑھ کر وہ رہ نہ سکے اور بے ساختہ انہوں نے والد صاحب سے کہا ''واہ! تمہارا مرزا تو ولی تھا''- والد صاحب انہیں حضور کی ملفوظات پڑھ کر سناتے اور وہ بھی بہت شغف سے سنتے لیکن بیعت نہ کی- میرے دادا کی وفات کے بعد والد صاحب بڑی حسرت سے کہتے تھے ''ابا جان بہت قریب آ کر بھی رہ گئے''- میری ایک ددھیالی رشتہ دار خاتون نے تھک ہار کر بالآخر کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے والد صاحب سے کہا ''جس عقیدہ سے انسان خود راضی ہو' وہی ٹھیک ہے''- کلام کی اسی روانی میں والد صاحب نے جواب دیا ''جس عقیدہ سے خدا راضی ہو وہی ٹھیک ہے''-

بیعت کے بعد وطن واپسی

والد صاحب کی بیعت کے بعد ان کے پاکستان پہنچنے سے قبل ہی ان کے احمدی ہونے کی خبر سرکاری حلقوں میں گردش کر رہی تھی- سرکار نے انہیں امریکہ اس لئے بھیجا تھا کہ وہ اقتصادیات میں ایم - اے کریں- سو وہ انہوں نے بحسن وخوبی 1953ء میں کر لیا- لیکن اس خبر کے ساتھ دوسری خبر کہ وہ احمدی ہو کر واپس آ رہے ہیں- اس نے بعض مخفی تعصبات کو بے نقاب کر دیا- پاکستان واپسی کے بعد والد صاحب کا تقرر مختلف حیلوں سے مؤخر کیا جاتا رہا اور 9 ماہ تک انہیں بغیر تقرر اور بغیر تنخواہ کے رہنا پڑا- تاہم اس عرصہ میں والد صاحب کو حضرت مسیح موعود کی کتب اور تفسیر کبیر کے بغور مطالعہ کا خوب موقع ملا- اسی عرصہ میں ایک روز نماز کے دوران حالت قعدہ میں والد صاحب نے بطور کشف اپنی تقرری کا خط دیکھا جس پر 25 مئی 1955ء کی تاریخ درج تھی اور تقرر بحیثیت Statistical Officer درج تھا- دلچسپ بات یہ ہوئی کہ یہ تاریخ عیدالفطر سے ٹکراتی تھی لیکن بعد میں رویت ہلال کے سبب عام تعطیل کی تاریخیں تبدیل ہو گئیں- والد صاحب 25 مئی کو جب دفتر پتہ کرنے گئے تو اس وقت ان کی تقرری کا خط ٹائپ ہو رہا تھا- خط پر 25 مئی 1955ء ہی کی تاریخ تھی اور تقرر بحیثیت Statistical Officer ہی تھا-

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی سے والد صاحب کو ایک بہت خاص لگاؤ تھا- اگرچہ تمام خلفاء سے گہری محبت اور عقیدت تھی لیکن حضرت مصلح موعود کے بارہ میں کہا کرتے تھے ''وہ میرا عشق اول تھا''- حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ سے کچھ عرصہ قبل والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور ان سے کہتے ہیں ''ہاں! اے محسن یہ لوگ ہمیں ستاتے ہیں-''

آپ کی شادی

1960ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے والد صاحب کے بزرگ کی حیثیت سے ان کا رشتہ' میری والدہ سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے تجویز کیا- اس رشتہ پر حضرت مصلح موعود نے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے براہ راست والد صاحب سے اپنی دلی شادمانی کا اظہار کیا- 5 نومبر 1961ء کو میرے والدین کی شادی ہوئی- والد صاحب نے خدا کی خاطر اپنے خاندان کی قربتوں کو کھویا تھا- '' خدا نے انہیں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی دامادی میں لا کر حضرت مسیح موعود کے خاندان کی صورت میں نئی رشتہ داریاں عطا کیں- ''ترک رضائے خویش پئے مرضی' خدا'' کے شیریں ثمرات میں سے یہ بھی ایک ثمر تھا' جو والد صاحب کو اسی جہان میں مل گیا- جو نئے رشتے میری والدہ کے حوالہ سے قائم ہوئے- انہیں والد صاحب نے آخر تک پورے قلبی لگاؤ کے ساتھ نبھایا-

1967ء سے 1970ء تک والد صاحب دوبارہ امریکہ مقیم رہے- اور مشی گن سٹیٹ یونیورسٹی سے ایگریکلچر اکنامکس میں M.S کی ڈگری حاصل کی- اس قیام کے دوران بھی والد صاحب نے مختلف چرچوں میں جا کر احمدیت پر تعارفی لیکچر دیئے-

ذوقِ مطالعہ وذکر

قرآن کریم کا مطالعہ نہایت استغراق سے کرتے اور حاشیہ نگاری کرتے جاتے- کتابوں سے بالعموم اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف سے والد صاحب کو خاص انس تھا- بارہا گھر میں ایسا ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے والد صاحب اچانک کہتے ''سنو'' اور پھر وہ عبارت پڑھ کر سناتے- پھر سر دھنتے ہوئے کہتے: ''کیا بات ہے!''

اکثر رات 2 بجے کے قریب بیدار ہو جاتے اور پھر فجر تک اپنا وقت نماز اور مطالعہ میں گزارتے- ایک مرتبہ مجھ سے کہنے لگے کہ: ''میرا دمہ بڑا مبارک مرض ہے- مجھے تہجد کے لئے اٹھا دیتا ہے-'' گھر میں گھر والوں کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام رکھتے- اور بہت دلنشیں تلاوت کرتے تھے- ایک دفعہ ذکر الٰہی کے حوالہ سے بات چلی تو کہنے لگے: ''جس دم غافل اس دم کافر'' اب میں سوچتا ہوں کہ اگر کفر کی یہ تعریف مدنظر رکھی جائے تو شاید کسی اور کو کافر قرار دینے سے قبل انسان کو اپنا کفر نظر آ جائے- والد صاحب جس زمانہ میں حکومت سندھ کے جوائنٹ چیف اکانومسٹ کے عہدے پر فائز تھے- ان کے دفتر جانے کا کئی بار اتفاق ہوا- ان کے میز پر بچھے شیشہ کے نیچے ایک کاغذ پر ہاتھ سے لکھی یہ تحریر ہوتی تھی: ''خدا داری چہ غم داری''-

شگفتہ طبیعت

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو ایک متبسم چہرے کے ساتھ ایک شگفتہ طبیعت بھی عطا فرمائی تھی- زندہ دلی اور ظرافت ان کے مزاج کا حصہ تھی- ایک مرتبہ ہم کراچی کے علاقہ صدر سے گزر رہے تھے- والد صاحب ڈرائیو کر رہے تھے اور میں ساتھ بیٹھا تھا- ٹریفک کی بھیڑ کے سبب گاڑی رکی ہوئی تھی- ہماری دائیں طرف سے ایک نوجوان سائیکل چلاتا ہوا سیدھا ہماری سمت آ رہا تھا- اسے آتا دیکھ کر مجھے خیال گزرا کہ یہ اب بریک لگائے کہ اب- بہرحال موصوف نے کسی وجہ سے بریک نہ لگائی اور اپنی سائیکل والد صاحب کی طرف دروازے میں دے ماری- والد صاحب نے بڑے اطمینان سے دروازے کا شیشہ نیچے کیا اور مسکراتے ہوئے اس نوجوان سے کہا: ''میاں! یہ ذرا دوبارہ کر کے دکھایئے-''

ایک مرتبہ ناشتہ کے دوران میری والدہ والد صاحب کو دو شخصیات کا مکالمہ سنا رہی تھیں- چند لمحوں بعد وہ قصہ کچھ ایسی شکل اختیار کر گیا: ''اِس نے اُس سے یہ کہا اور اُس نے اِس سے یہ کہا-'' والد صاحب نے ناشتہ کرتے کرتے اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں امی سے کہا:

''بی بی! آپ ضمائر میں بات کرتی ہیں-''

اداسی کی حالت میں بھی ان کے چہرے پر طمانیت ہوتی تھی- ان کی زبان سے میں نے کئی بار ایک رباعی سنی:

کیا بھلا ہوا میری مرضی کے خلاف
جو کہ حسب مرضی دلبر ہوا
کیا ہوا' کیسے ہوا کیونکر ہوا
جو ہوا اچھا ہوا بہتر ہوا

میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ یہ رباعی کس کی ہے- کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ایک اجنبی شخص ان کے پاس آ کر بیٹھا' یہ رباعی سنائی اور چلا گیا- نہ اس شخص سے تعارف ہو سکا نہ یہ پتہ لگ سکا کہ رباعی کس کی ہے- بہرحال یہ رباعی انہیں یاد رہ گئی اور اسے اکثر پڑھتے تھے- اسی ایک اور فقرہ جو میں نے والد صاحب کی زبان سے کئی مرتبہ سنا ہے: یہ ہے ''ہر چہ از یار خوب است'' یعنی جو بھی اس یار کی طرف سے ہے اچھا ہے-

اہل وعیال سے حسن تعلق

والد صاحب اپنی عائلی زندگی میں جہاں خیر کم خیر کم لاهلہ کی تصویر تھے وہاں اکرموا اولادکم پر بھی ہمیشہ عمل پیرا رہے- سرزنش کے بجائے نصیحت کا انداز اختیار کیے رکھا- تحسین میں بہت فراخ دل تھے اور تنقید بہت نپی تلی ہوتی- بہت زود حس لیکن بہت صابر تھے- بہت اچھے سامع تھے اور بچوں کی بات بہت توجہ سے سنتے- ہماری دلچسپیوں میں دلچسپی لیتے- انتہائی سنجیدہ مضامین سے لے کر کسی ٹی وی ڈرامہ کی تازہ قسط پر تبصرہ تک' ہر موضوع پر ہمارے برابر کی سطح پر آ کر بات کرتے- اپنے قول سے بڑھ کر اپنے عمل سے انہوں نے ثابت کیا کہ وہ فی الواقعہ بہوؤں کو بیٹیاں اور داماد کو بیٹا جانتے تھے- گھر میں تبادلہ خیالات کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے- خود بھی مدلل بات کرتے اور اچھی دلیل کو سراہتے- اللہ تعالیٰ نے انہیں دادا بھی بنایا اور نانا بھی- اور دونوں حیثیتوں میں وہ سراپا شفقت تھے-

خدمت دین

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو کئی پہلوؤں سے خدمت دین کی توفیق بخشی- قائد ضلع وعلاقہ حیدرآباد' قائد ضلع لاہور' صدر اصلاحی کمیٹی کراچی' سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی' رکن مرکزی صد سالہ جوبلی سٹینڈنگ کمیٹی اور ڈائریکٹر ناصر فاؤنڈیشن کی حیثیت سے خدمت کی- لیکن ان تمام عہدوں سے بہت بڑھ کر جو پہلو خدمت دین کا ان کی ذات پر حاوی رہا اور ان کی شخصیت کی علامت تھا وہ دعوت حق کے لئے ان کا جوش تھا- اور یہ جوش ان کے آخری سانس تک ان کے ساتھ رہا-

وفات

اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے میری والدہ سے کہا کہ ''جو ہوگا عید سے پہلے ہوگا'' والد صاحب نے 14 نومبر 2002ء کو وفات پائی- یہ دن 8 رمضان المبارک کا تھا- اور یوں جو ہونا تھا ''عید سے پہلے'' ہوا- قبول احمدیت کے سال بعد ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی- آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں- مرحوم کے ہی الفاظ میں کہتا ہوں کہ ''ہر چہ از یار خوب است''

حقہ چھوڑنے کی تلقین

مکرم مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال لکھتے ہیں-

ابتدائے خلافت سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو احباب کی اصلاح کا شدید خیال تھا- چنانچہ میرے ماموں جان حضرت مرزا غلام اللہ مرحوم کو ایک دفعہ فرمایا کہ مرزا صاحب دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں- اب درحقیقت ماموں صاحب خود حقہ پیا کرتے تھے- انہوں نے کہا بہت اچھا حضور- گھر میں آئے- اپنا حقہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اس کا نیچہ ٹوپی وغیرہ توڑ دی- ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید حقہ دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے لیکن جب انہوں نے کسی کو بھی کچھ نہ کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا- آج حقے پر کیا ناراضگی آ گئی تھی- فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کے لئے ارشاد فرمایا ہے- اور میں خود حقہ پیتا ہوں- اس لئے پہلے اپنے حقے کو توڑا ہے- پھر وہ نمازوں کے اوقات میں بھی اور دوسرے وقتوں میں بھی لوگوں کو حقہ چھوڑ دینے کی تلقین کرتے رہے اور خود مرتے دم تک حقے کو منہ نہ لگایا-

(سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ 34)

زلزلوں کی کہانی

سطح زمین کا لرزنے لگنا یا ہل جانا زلزلہ کہلاتا ہے- زلزلہ عموماً زمین کے چٹانی تودوں کے کسی رخنے پر پھسلنے کے عمل سے آتا ہے- اس کے دوسرے اسباب میں شدید آتش فشانی عمل' زیر زمین غاروں کی چھتوں کا بیٹھ جانا وغیرہ ہیں- زلزلہ اور بحری لہریں (جنہیں غلط فہمی سے مدوجزر کی لہریں کہا جاتا ہے) زیر آب زلزلوں سے پیدا ہوتی ہیں- چھوٹی اور بڑی شدت کے زلزلے دنیا میں روزانہ کہیں نہ کہیں آتے رہتے ہیں- امریکہ کے قومی زلزلہ معلوماتی مرکز کے مطابق دنیا بھر میں روزانہ قریباً 50 اور سالانہ قریباً 20 ہزار زلزلے آتے ہیں- زلزلے کسی بھی جگہ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں تاہم تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ اصولی طور پر یہ سالہا سال سے زمین کے تین بڑے زونوں میں وقوع پذیر ہوتے آ رہے ہیں- دنیا کی زلزلے کی سب سے بڑی پٹی بحرالکاہل کے ساتھ ساتھ واقع Circum Pacific Seismic Belt کہلاتی ہے جہاں دنیا بھر کے 80 فیصد بڑے زلزلے آتے ہیں- یہ پٹی چلی' جنوبی امریکہ کے ساحل سے لے کر وسطی امریکہ' میکسیکو' امریکہ کا مغربی ساحلی علاقہ' الاسکا کے جنوبی حصہ سے جزائر Aleutin سے جاپان' فلپائن کے جزیروں' نیوگنی' بحرالکاہل کے جنوب مغرب میں واقع جزیروں سے لے کر نیوزی لینڈ کے علاقوں پر مشتمل ہے- اس زلزلائی پٹی میں واقع پیرو میں مئی 1970ء میں آنے والے زلزلے سے 70 ہزار افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہو گئے جبکہ فروری 1971ء میں کیلی فورنیا میں آنے والے زلزلے سے 65 ہزار افراد ہلاک اور اربوں ڈالر کا نقصان ہوا تھا- ماہرین کے مطابق اس پٹی میں اس وجہ سے زیادہ زلزلے آتے ہیں کیونکہ یہ چھوٹے پہاڑوں اور گہری سمندری خندقوں پر مشتمل ہے جو متوازی پہاڑی سلسلوں کو غیر متغیر کر دیتی ہیں- زلزلے زیادہ تر سطح سمندر سے بلندی پر واقع پہاڑوں میں آنے والی تبدیلیوں سے رونما ہوتے ہیں-

زلزلے کی دوسری پٹی Alpide کہلاتی ہے اور یہ جاوا سے سماٹرا' کوہ ہمالیہ' بحر متوسط اور بحراطلانتک (اوقیانوس) کے علاقوں پر مشتمل ہے- اس پٹی میں دنیا کے 17 فیصد بڑے زلزلے آتے ہیں جن میں بعض تباہ کن زلزلے بھی شامل ہیں- زلزلوں کی تیسری اہم پٹی Mid Atlantic Ridge کہلاتی ہے جہاں بڑے پیمانے پر زلزلے آتے ہیں- ان تین اہم زلزلائی زونوں میں تباہی پھیلانے والے زلزلے وقوع پذیر ہوتے ہیں- جبکہ ان کے علاوہ دوسرے علاقوں میں معمولی جھٹکے آتے رہتے ہیں جن کو زلزلوں کا نام نہیں دیا جا سکتا-

دنیا بھر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پایاں ترقی کے باوجود آج تک ماہرین ارضیات اور سائنس دان اس قابل نہیں ہو سکے کہ وہ کسی بھی زلزلے کے بارے میں کوئی پیشین گوئی کر سکیں یا پیشگی اطلاع دے سکیں- تاہم ماضی کے اعداد و شمار کی روشنی میں اور ارضیاتی جائزے کے بعد وہ اس قابل ہو سکے ہیں کہ کسی مخصوص علاقے میں مستقبل میں زلزلوں کے آنے کی نشاندہی کر سکیں لیکن اس کے حتمی وقت کا تعین ان کے بس سے باہر ہے- مثال کے طور پر سائنس دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ 30 سال کے بعد اس بات کا امکان ہے کہ سان فرانسسکو (67 فیصد) اور جنوبی کیلی فورنیا (60 فیصد) میں بڑے زلزلے آئیں گے-

زلزلوں کے بارے میں پیشین گوئی کے حوالے سے ایک دلچسپ سوال یہ بھی ہے کہ کیا جانور زلزلے کی پیشین گوئی کر سکتے ہیں- ماہرین کے بقول زلزلے سے قبل دنیا کے مختلف حصوں میں جانوروں کے رویے میں آنے والی تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں- 17- اکتوبر 1989 کو کیلی فورنیا میں آنے والے زلزلہ سے قبل یہ دیکھا گیا کہ ایک سکول کی بیالوجی کی لیبارٹری میں موجود ایک مچھلی اپنی سائیڈ تبدیل کر لیتی تھی- کتے' بلیاں' سانپ اور گھوڑے بھی زلزلے سے قبل خطرناک اور عجیب و غریب طرز عمل اپنا لیتے ہیں- تاہم یہ رویہ زلزلے کے آنے کی وجہ نہیں ہو سکتا اور جانوروں کے رویہ میں آنے والی تبدیلی کسی اور واقعہ یا وجہ سے بھی ہو سکتی ہے- پھر یہ بھی ہے کہ جانوروں کا رویہ کوئی مستقل نہیں رہتا- بعض اوقات زلزلے رویے میں پہلے سے کسی بڑی تبدیلی کے بغیر بھی رونما ہو سکتے ہیں-

ایک دلچسپ سوال یہ بھی ہے کہ کیا بعض لوگ اپنی حسیات یعنی حواس خمسہ کے ذریعے اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زلزلہ آنے والا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آج تک اس بات کے کوئی ٹھوس سائنسی ثبوت نہیں ملے کہ کچھ لوگ حسی طور پر یہ دعویٰ کر سکیں کہ ایک زلزلہ آ رہا ہے- اسی طرح زلزلے کے کسی موسم میں آنے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ چار سو سال قبل مسیح اور ارسطو نے یہ کہا تھا کہ زلزلے زیر زمین غاروں میں ہواؤں کے چلنے کی وجہ سے آتے ہیں- ہلکے جھٹکے کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ ہوا کو زیر زمین غاروں کی چھتوں کی طرف دھکیل دیتے ہیں اور ہوا کے بڑے جھٹکے سطح کو توڑ دیتے ہیں- اس نظریہ کی وجہ سے ''زلزلے کے موسم'' کا نظریہ پروان چڑھا کیونکہ ہوا کی بہت زیادہ مقدار زیر زمین چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے زلزلے سے قبل موسم گرم اور آفت رساں ہو سکتا ہے- تاہم موسم اور زلزلے میں کوئی باہمی تعلق نہیں ہے- زلزلے زمین میں آنے والی ارضیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں اور یہ سال میں کسی بھی موسم اور کسی بھی وقت آ سکتے ہیں- زلزلوں کی اصل جڑ یا بنیاد میلوں گہری زیر زمین تہیں ہیں - ہوائیں' درجہ حرارت اور بیرومیٹر کا دباؤ صرف سطح زمین کے اوپری حصے پر اثر انداز ہوتے ہیں- زلزلے موسم کی رسائی سے دور گہرے کنوؤں میں آ سکتے ہیں اور زلزلے کا موجب بننے والی قوتیں موسمیاتی قوتوں سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتی ہیں- زلزلے ہر طرح کے موسم میں ہر طرح کے موسمیاتی زون' سال کے ہر سیزن اور دن کے کسی بھی وقت آ سکتے ہیں- بعض اوقات ہم یہ کہتے ہیں کیا زلزلہ کسی بھی حوالے سے موسم کو تبدیل کرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ زلزلہ بذات خود موسم کی تبدیلی پر اثر انداز نہیں ہوتا- زلزلہ زمین میں آنے والی عالمگیر تبدیلیوں کا نتیجہ ہوتا ہے-

زلزلوں کے حوالے سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا چاند اور دیگر سیاروں کی حرکت اور پوزیشن زلزلوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے؟ بنیادی طور پر چاند' سورج اور دوسرے سیاروں کا زمین پر کشش ثقل کی وجہ سے اثر ہوتا ہے اور اس کا تناسب زمین سے ان کے فاصلہ کے حساب سے ہوتا ہے-

حالیہ برسوں میں دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں زلزلوں میں شدت آ گئی ہے- گزشتہ صدی میں ریکٹر سکیل پر سات یا اس سے زائد درجے کے زلزلوں کی شرح میں تو کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی البتہ اس سے کم درجے کے زلزلے دنیا بھر میں زیادہ آ رہے ہیں اور اب سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں زیادہ ترقی ہونے کی وجہ سے ماہرین ارضیات اور سائنس دان اس قابل ہیں کہ وہ دنیا بھر میں آنے والے زلزلوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر سکیں- اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1931ء میں دنیا بھر میں صرف 350 سٹیشن تھے جو زلزلوں سے متعلق تحقیقات میں مصروف تھے اور اب دنیا بھر میں چار ہزار سے زائد تحقیقاتی ادارے اور سٹیشن سیسمالوجی (علم زلزلیات) سے متعلق تحقیقات میں مصروف عمل ہیں-

دنیا میں آنے والے تباہ کن زلزلے

تاریخ	مقام	اموات	ریکٹر سکیل پر شدت
23 جنوری 1556ء	شانسی (چین)	8 لاکھ 30 ہزار افراد	
27 جولائی 1976ء	تنگ شان (چین)	2 لاکھ 55 ہزار (سرکاری) 6 لاکھ 55 ہزار (غیر سرکاری)	...... 8.0
9 اگست 1138ء	حلب (شام)	2 لاکھ 30 ہزار	
22 مئی 1927ء	نزد سنایا نگ (چین)	2 لاکھ افراد	8.3
22 دسمبر 856ء	دمغان (ایران)	2 لاکھ افراد	......
16 دسمبر 1920ء	گانسو (چین)	2 لاکھ افراد	8.6
23 مارچ 893ء	اردابیل (ایران)	ایک لاکھ 50 ہزار	......
یکم ستمبر 1923ء	کوانٹو (جاپان)	ایک لاکھ 43 ہزار	8.3
5-اکتوبر 1948ء	اشک آباد (ترکمانستان) سوویت یونین	ایک لاکھ دس ہزار	7.3
28 دسمبر 1908ء	میسنہ (اٹلی)	70 ہزار تا ایک لاکھ	7.5
ستمبر 1290ء	چلی (چین)	ایک لاکھ	......
نومبر 1667ء	کاکیشیا	80 ہزار	......
18 نومبر 1727ء	تبریز (ایران)	77 ہزار	......
یکم نومبر 1755ء	لزبن (پرتگال)	70 ہزار	8.7
25 دسمبر 1932ء	گانسو (چین)	70 ہزار	7.6
31 مئی 1970ء	پیرو	66 ہزار	7.8
1268ء	سلیسیا (چھوٹا ایشیا)	60 ہزار	......
11 جنوری 1693ء	سسلی (اٹلی)	60 ہزار	......
30 مئی 1935ء	کوئٹہ (پاکستان)	30 تا 60 ہزار کوئٹہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا	7.5
4 فروری 1783ء	کالبریا (اٹلی)	50 ہزار	......
20 جون 1990ء	ایران	50 ہزار	7.7

شدت کے لحاظ سے زلزلوں کی سالانہ تعداد

نوعیت	ریکٹر سکیل پر شدت	سالانہ اوسط
بہت بڑا	8 اور اس سے زائد	1
زیادہ بڑا (شدید)	7 سے 7.9	18
بڑا	6 سے 6.9	120
درمیانہ	5 سے 5.9	800
ہلکا	4 سے 4.9	62 سو (قریباً)
چھوٹا	3 سے 3.9	49 ہزار (قریباً)
بہت چھوٹا	3.0 سے کم	
	2 سے 3	قریباً ایک ہزار روزانہ
	1 سے 2	قریباً آٹھ ہزار روزانہ

امریکہ کا قومی ارضیاتی ادارہ اس وقت سالانہ 12 ہزار سے 14 ہزار تک زلزلوں کی نشاندہی کر رہا ہے یعنی 35 زلزلے فی دن کیونکہ مواصلات کے ذرائع کی ترقی اور قدرتی تباہ کاریوں میں لوگوں کی زیادہ دلچسپی کی وجہ سے اب ہم زیادہ سے زیادہ زلزلوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں- گزشتہ ایک صدی کے ریکارڈ سے ہم یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک سال کے دوران میں ریکٹر سکیل پر 7.0 سے 7.9 شدت کے زلزلے 18 اور 8.0 یا اس سے زائد شدت کا بڑا زلزلہ صرف ایک ہی کسی جگہ آ سکتا ہے- مثال کے طور پر گزشتہ 32 سال (1969ء سے 2001ء) کے دوران آنے والے زلزلوں کا جائزہ لیا گیا تو یہ دیکھا گیا کہ 1992ء-1995ء اور 1997ء کے تین برسوں میں بہت زیادہ شدت کے زلزلے آئے- 1970ء اور 1971ء میں بالترتیب 20 اور 19 بڑی شدت کے زلزلے آئے تھے جبکہ دوسرے برسوں میں یہ تعداد 18 سے کم رہی-

ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا زلزلے آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کا موجب بنتے ہیں؟ اس کا جواب نہیں میں ہے کیونکہ مختلف ارضیاتی عمل آتش فشاں کے پھٹنے کے عمل سے قبل' دوران اور مابعد زلزلہ آ سکتا ہے لیکن اس کا تعلق متحرک آتش فشانی قوتوں سے ہے نہ کہ آتش فشانی عمل کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے-

1900ء کے بعد سے اب تک دنیا بھر میں سب سے بڑا زلزلہ 22 مئی 1960ء کو چلی میں آیا تھا' جس کی ریکٹر سکیل پر شدت 9.5 تھی جبکہ دوسرا بڑا زلزلہ 28 مارچ 1964ء کو الاسکا (امریکہ) میں آیا تھا جس کی شدت 9.2 تھی یہ امریکہ میں آنے والا سب سے بڑا زلزلہ بھی تھا- انٹارکٹیکا دنیا کی واحد جگہ ہے جہاں سب سے کم زلزلے آتے ہیں تاہم چھوٹے پیمانے پر زلزلے دنیا بھر میں کسی بھی جگہ آ سکتے ہیں-

(روزنامہ اوصاف 30 جون 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34661 میں طاہر احمد خالد ولد چوہدری اللہ رکھا شاہد قوم جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3400 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد طاہر احمد خالد ولد چوہدری اللہ رکھا شاہد احمد نگر ربوہ گواہ شد نمبر 1 اللہ یار ناصر ولد علی محمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود فیکٹری ایریا ربوہ-

مسل نمبر 34662 میں ماریہ صدف بنت خواجہ خلیل احمد صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ ماریہ صدف بنت خواجہ خلیل احمد صاحب مرحوم احمد نگر گواہ شد نمبر 1 اللہ یار ناصر ولد علی محمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود فیکٹری ایریا ربوہ-

مسل نمبر 34664 میں کاشف محمود ولد محمود احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈیکے گورائیہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد کاشف محمود ولد محمود احمد منڈیکے گورائیہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد ولد میاں اللہ دتہ منڈیکے گورائیہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد بٹ ولد رفیق احمد بٹ ڈسکہ کوٹ-

مسل نمبر 34665 میں تسلیم اسلم بنت محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت 1996ء ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ تسلیم اسلم بنت محمد اسلم پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد شریف ولد محمد شریف مربی سلسلہ پنڈی بھاگو گواہ شد نمبر 2 رانا ارشد محمود وصیت نمبر 30679-

مسل نمبر 34666 میں ثمینہ عفت بٹ بنت عبدالباسط طارق بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغل پورہ شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی 8 ماشے مالیتی -/9,000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ ثمینہ عفت بٹ بنت عبدالباسط طارق بٹ شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط طارق بٹ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف وصیت نمبر 19456

مسل نمبر 34667 میں نائلہ حمید بنت حمید احمد زاہد قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنگ روڈ شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ نائلہ حمید بنت حمید احمد زاہد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد زاہد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

مسل نمبر 34668 میں عدنان حمید ولد حمید احمد زاہد قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنگ روڈ شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عدنان حمید ولد حمید احمد زاہد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد زاہد والد موصی گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244-

مسل نمبر 34669 میں شمائلہ حمید بنت حمید احمد زاہد قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنگ روڈ شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ شمائلہ حمید بنت حمید احمد زاہد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد زاہد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیمینار بابت پیشگوئی لیکھرام

مورخہ 6 مارچ 2003ء کو قیادت تعلیم انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں لیکھرام کی ہلاکت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے حوالہ سے ایک علمی نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم انصاراللہ پاکستان نے پروگرام کا تعارف کروایا کہ یہ پروگرام بزم علم وادب کے تحت ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کئے جاتے رہیں گے۔

مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے لیکھرام کی بابت حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا پس منظر اور جس پُرشوکت انداز میں یہ پیشگوئی 6 مارچ 1897ء کو پوری ہوئی اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ مدعوئین نے بڑے ذوق اور انہماک سے مضمون کو سنا۔ بالائی ہال کی تمام نشستیں پر ہو جانے کے بعد زیریں ہال میں بھی احباب نے سماعت کیا۔ دعا کے ساتھ یہ علمی نشست اختتام پذیر ہوئی جو کہ صدر مجلس نے کروائی جس کے بعد جملہ شرکاء کی خدمت میں انصاراللہ پاکستان کے لان میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ کل حاضری تین صد کے قریب رہی۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2 دسمبر 2002ء کو مکرم چوہدری منور احمد صاحب سابق قائد ضلع میرپور خاص کو تیسری بیٹی عزیزہ ''درعدن'' سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری نور احمد صاحب سابق امیر ضلع میرپور خاص کی پوتی اور مکرم مرزا صادق علی صاحب مرحوم (کراچی) ابن حضرت مرزا صالح علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچی کو دین و دنیا کی خیر و برکت اور حسنات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نذیر احمد صاحب صدر حلقہ مغل پورہ لاہور نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے۔ ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم قیصر محمود صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

AACP کا سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا چھٹا سالانہ کنونشن مورخہ 8 تا 9 مارچ 2003ء بروز ہفتہ و اتوار انصاراللہ ہال میں منعقد کر رہی ہے۔ کنونشن میں انشاء اللہ اہم موضوعات پر لیکچرز ٹیوٹوریلز' سافٹ وئر ڈیولپمنٹ کا مقابلہ اور مختلف کمپنیز کے معلوماتی سٹالز بھی ہونگے۔ کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے تمام احمدی احباب و خواتین سے شرکت کی درخواست ہے۔

پروگرام: 8 مارچ بروز ہفتہ افتتاحی تقریب شام 4:45
9 مارچ بروز اتوار لیکچرز صبح 9 بجے تا 11:30

برائے رابطہ جنرل سیکرٹری AACP فون 213694

(چیئرمین اے اے سی پی)

داخلہ کلاس ششم اردو میڈیم

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم اردو میڈیم میں داخلہ کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2003ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو۔ انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی Text Book میں سے لیا جائے گا۔ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 5۔ اپریل 2003ء کو بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو مورخہ 6۔ اپریل کو لیا جائے گا۔ کامیاب طلباء کی لسٹ مورخہ 9 اپریل صبح دس بجے لگائی جائے گی۔

نوٹ۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے دفتر سے حاصل کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نکاح

مکرمہ حفصہ انصار صاحبہ بنت مکرم ملک انصار الحق صاحب صدر بازار لاہور چھاؤنی کا نکاح مکرم عامر خان صاحب ابن مکرم رفیق خان صاحب مرحوم آف کینیڈا کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم آصف جاوید چیمہ مربی ضلع لاہور نے 28 فروری 2003ء بروز جمعہ دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ مکرمہ حفصہ انصار صاحبہ مکرم ملک انوار الحق صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم صوفی حامد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نکاح کے ہر لحاظ بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 11/مارچ 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرنز پروگرام
1-30 a.m مجلس سوال و جواب
2-40 a.m روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-25 a.m فرانسیسی پروگرام
4-25 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت' انصار سلطان القلم' خبریں
6-00 a.m چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m علمی خطابات
7-25 p.m طب کی باتیں (ذیابیطس)
8-15 a.m دستاویزی پروگرام
9-15 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m بنگالی ملاقات
11-00 a.m تلاوت' خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سفر ہم نے کیا
1-00 p.m لجنہ میگزین
1-50 p.m درس القرآن
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m طب کی باتیں
5-05 p.m تلاوت' انصار سلطان القلم' خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگالی پروگرام
8-05 p.m لجنہ کی حضور سے ملاقات
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بدھ 12/مارچ 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز پروگرام
2-45 a.m علمی خطابات
2-35 a.m دستاویزی پروگرام
3-35 a.m خطبہ جمعہ
5-05 a.m تلاوت' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
5-55 a.m بچوں کا پروگرام۔ گلدستہ
6-35 a.m مجلس سوال و جواب
7-35 a.m ہماری کائنات
8-15 a.m اردو کلاس
9-25 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-50 a.m خطبہ جمعہ
11-05 a.m تلاوت۔ خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m ہماری کائنات
2-00 p.m مجلس سوال و جواب
3-05 p.m انڈونیشین سروس
4-05 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-30 p.m ایم ٹی اے ورائٹی
4-50 p.m اردو تقریر
5-05 p.m تلاوت' تاریخ احمدیت' خبریں
5-55 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگالی پروگرام
8-05 p.m خطبہ جمعہ
9-15 p.m فرانسیسی سروس
10-15 p.m جرمن سروس
11-20 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 13/مارچ 2003ء

12-20 a.m عربی سروس
1-20 a.m خطبہ جمعہ
2-30 a.m بچوں کا پروگرام: گلدستہ
3-10 a.m ہماری کائنات
3-35 a.m مجلس سوال و جواب
4-35 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m تلاوت' درس ملفوظات' خبریں
6-00 a.m مجلس سوال و جواب
7-05 a.m المائدہ
7-25 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-00 a.m چلڈرنز پروگرام
8-25 a.m چلڈرنز کلاس (کینیڈا)
9-25 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m ترجمۃ القرآن
11-05 a.m تلاوت۔ خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سندھی مذاکرہ
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-50 p.m سنگ میل
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-40 p.m المائدہ
5-05 p.m تلاوت' درس ملفوظات' خبریں
5-55 p.m جرمن ملاقات
6-55 p.m بنگالی پروگرام
8-00 p.m ترجمۃ القرآن
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	8-مارچ	زوال آفتاب	12-20
ہفتہ	8-مارچ	غروب آفتاب	6-13
اتوار	9-مارچ	طلوع فجر	5-03
اتوار	9-مارچ	طلوع آفتاب	6-25

ایٹمی میزائل شاہین' فوج کے حوالے

بیلسٹک میزائل شاہین ون بری فوج کے سٹریٹجک دستوں کے حوالے کردیا گیا-نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران ایٹمی ہتھیار لے جانے کے اہل اس میزائل کو فوج کے حوالے کیا گیا-صدر جنرل مشرف اور چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی بھی تقریب میں موجود تھے شاہین ون کی رینج 750 کلومیٹر ہے- اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں امن چاہتا ہے-لیکن کم از کم ضروری دفاع پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا- یہ ہماری سیکیورٹی پالیسی کا بنیادی ستون ہے- پاکستان کسی کو دھمکا رہا ہے اور نہ کسی کی دھمکیوں میں آئے گا- پاکستان کے عالمی طاقت بننے کے کوئی عزائم نہیں-ہمیں اپنے پڑوس میں ایٹمی طاقت اوران کی دھمکیوں کے باعث ایٹمی صلاحیت حاصل کرنا پڑی-صدر مملکت نے اسلحہ کے عدم پھیلاؤ کے عالمی اصولوں سے مکمل وابستگی کا اعلان کرتے ہوئے اس ضمن میں شائع شدہ بے بنیاد اطلاعات کو مسترد کردیا- اور کہا کہ پاکستان سنجیدگی سے اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے-

چین نے بھی امریکی قرارداد روکنے کا اعلان کر دیا چین نے بھی عراق کے خلاف جنگ کے حوالے سے اقوام متحدہ میں نئی قرارداد کو روکنے کا ارادہ ظاہر کردیا ہے اس طرح وہ فرانس' جرمنی اور روس کے موقف کے مزید قریب ہوگیا ہے- اس حوالے سے امریکہ پر دباؤ مزید بڑھ گیا ہے-

عراق کے بعد پاکستان کی باری نہیں آئے گی وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے دفاع کی پوری صلاحیت رکھتا ہے عراق کے بعد پاکستان کی باری نہیں آئے گی- پاکستان عراق کے مسئلہ کا پر امن حل چاہتا ہے-قطر میں اسلامی سربراہی کانفرنس کے اختتام کے بعد دبئی آمد کے موقع پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانفرنس پر عراق کے مسئلے کے پرامن حل پر مکمل اتفاق پایا گیا-

ایل ایف او کا تنازعہ وفاقی کابینہ نے کہا ہے کہ وہ ایل ایف او کو آئین کا حصہ سمجھنے کے باوجود اس معاملہ پر حزب اختلاف کے ساتھ از سر نو مذاکرات کیلئے تیار ہے- میر ظفر اللہ خان جمالی کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کے خصوصی اجلاس میں ملک بھر میں امن وامان کی صورتحال سمیت اہم قومی امور پر غور کیا گیا- اجلاس کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات نے اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ایجنڈے پر سرفہرست امن وامان کا مسئلہ تھا اس کے علاوہ ایل ایف او کے معاملہ پر اپوزیشن کی ہنگامہ آرائی اور اس سے پیدا شدہ صورتحال کا جائزہ بھی لیا گیا-

پارلیمنٹ سے منظوری کے بغیر ایل ایف او آئین کا حصہ نہیں بن سکتا قانونی ماہرین نے 1973ء کے آئین میں لیگ فریم ورک آرڈر کی شمولیت کو مسترد کر دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدام سراسر غیر آئینی ہے-قومی اسمبلی کے پاس اختیار ہے کہ وہ لیگل فریم ورک آرڈر کو اکثریت کے ساتھ ختم کر سکتا ہے- پارلیمنٹ کی موجودگی میں ایل ایف او کو اسمبلی سے منظور کرائے بغیر آئین کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا- ایل ایف او کو لانے کا مقصد ون سائیڈڈ نظام چلانا ہے-

موسم گرما میں گھڑیوں کا وقت تبدیل نہیں ہوگا وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات شیخ رشید احمد نے کابینہ کے فیصلوں سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال سے گھڑیوں کے وقت کو آگے پیچھے کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا اس پر کابینہ کے اراکین کو تحفظات ہیں اور اس کے خاطر خواہ مفید نتائج نہیں نکلے اس لئے اگلے ماہ سے گھڑیوں کے اوقات میں تبدیلی نہیں کی جائے گی-

الجزائر کا مسافر طیارہ تباہ ایئر الجزائر کا ایک مسافر طیارہ گر کر تباہ ہو جانے سے 103-افراد ہلاک ہو گئے- طیارہ دارالحکومت الجزیرہ جارہا تھا- کوئی مسافر زندہ نہیں بچا-

اسرائیلی ہیلی کاپٹروں اور ٹینکوں کا حملہ اسرائیلی فوج نے غزہ کے شمالی علاقے جبلیہ کے پناہ گزین کیمپ ہیلی کاپٹروں اور ٹینکوں سے جوابی حملہ کر کے 13 فلسطینیوں کو جاں بحق اور 150 سے زائد کو زخمی کردیا-

الصمود میزائل تباہ عراق نے معائنہ کاروں کی موجودگی میں مزید 16 الصمود ٹو میزائل تباہ کر دیئے- صدر صدام نے عراقی کمانڈروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جرنیل ہی میرے الصمود میزائل ہیں-جنگ ہوئی تو دنیا بھر میں امریکی اڈوں کو نشانہ بنائیں گے-

طلباء کے مظاہرے امریکہ اور آسٹریلیا کے بعد برطانیہ' فرانس' بنگلہ دیش' سویڈن' سوئٹزرلینڈ' سپین اور قاہرہ میں طلباء نے جنگ کے خلاف مظاہرے کئے- طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا جس سے تعلیمی ادارے بند رہے- برطانیہ میں ہزاروں طلباء نے وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا گھیراؤ کیا اور نعرے لگائے ''نو وار فار آئل'' اور حکومت پر سخت تنقید کی- مظاہرین سے نمٹنے کیلئے اضافی پولیس طلب کرنا پڑی- فرانس کے کئی شہروں میں طلباء کلاسوں کا بائیکاٹ کر کے سڑکوں پر آگئے جنگ کے خلاف اور عراق کی حمایت میں نعرے لگائے- لکسمبرگ میں بھی طلباء نے جنگ کے مظاہرہ کیا- سویڈن میں 5ہزار طلباء نے جلوس نکالا- سوئٹزرلینڈ میں سینکڑوں طلباء نے امریکی سفارتخانے کے باہر مظاہرہ کیا امریکہ میں اس کے حامیوں نے ہاتھوں میں پھول لے کر جلوس نکالا اور فرانس' روس ترکی میکسیکو اور چلی کے سفارتخانوں کے باہر جمع ہوگئے- اوران ممالک کا جنگ کی مخالفت کرنے پر شکریہ ادا کیا-

جنگی منصوبہ تیار وہائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے کہا ہے کہ امریکی صدر بش نے کانگرس کے اہم اراکین سے جنگ شروع کرنے کے ٹائم ٹیبل پر صلاح مشورہ کیا- اجلاس میں جنگ سے پہلے اور دوران جنگ سفارتی حکمت عملی کے حوالے سے بھی فیصلے کئے گئے-جنوبی عراق نو فلائی زون پر امریکی اور برطانوی طیاروں کی پروازیں تین گنا بڑھا دی گئی ہیں- مزید 2ہزار میرین خلیج روانہ کردیئے گئے ہیں- امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ عراقی صدر الصمود میزائل تیار کرنے والی مشینری چھپا رہے ہیں تاکہ نئے میزائل بنائے جاسکیں- ممنوعہ ہتھیار بھی غریب آبادیوں میں پہنچا دیئے گئے ہیں- سلامتی کونسل نے حملے کی اجازت نہ بھی دی تو اکیلے لڑیں گے اور عراق پر قبضہ کرلیں گے- پاول نے کہا کہ جنگ کا آغاز میزائلوں کی بارش اور بمباری سے ہوگا جو 1991ء کی جنگ سے دس گنا زیادہ ہوگی-

پولیس کیلئے ملٹی ملین پیکج کا اعلان وزیر اعلیٰ پنجاب کی صدارت میں منعقد ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں امن عامہ کے استحکام' سنگین وارداتوں کے سدباب اور پولیس فورس کو فعال بنانے کیلئے کئی اہم فیصلے کئے گئے- ان فیصلوں میں چوری کا مال خریدنے والوں کے خلاف سخت کارروائی' کرائم سیل انویسٹی گیشن لیبارٹری کا قیام اور لاہور کی ضلعی پولیس میں 10ہزار سے زائد خالی آسامیوں پر مرحلہ وار بھرتی گاڑیوں' موٹر سائیکلوں اور بسوں کی خرید کیلئے ملٹی ملین پیکج کا اعلان شامل ہے-

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے-
فی ڈبی -/30 روپے، بڑی -/90 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل' ان کے حصے' بے بی کار' پرامز' سوئنگز' واکرز وغیرہ دستیاب ہیں-
پروپرائٹرز:- نصیر احمد راجپوت-منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24-نیلا گنبد لاہور فون نمبر 7237516

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-213699 گھر 211971

مظفر فرنیچر ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ
ہمارے ہاں ہر قسم کا جدید اور معیاری فرنیچر آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے-
نیز تیار مال بھی دستیاب ہے-

طاہر برادرز
ریلوے روڈ ربوہ
لوہے کی الماریاں استری سٹینڈ ''ٹویو'' ''باس'' کا پلاسٹک فرنیچر گارنٹی کے ساتھ خرید فرمائیں

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29